فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

تم میں سے جو بھی رمضان پائے وہ صوم (روزے) رکھے

مختصر

مجالسِ رمضان

تألیف

الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتلخیص

مولانا جمیل احمد مدنی

مراجعہ

بدر الزمان محمد شفیع نیپالی



مؤسسة الحرمين الخيرية

مشروع افطار الصائم



نام کتاب : مختصر مجالسِ رمضان

مؤلف : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ و تلخیص : مولانا جمیل احمد مدنی

نظر ثانی : بدر الزمان محمد شفیع نیپالی

صفحات : ۹۶

ناشر : موسسة الحرمين الخيرية

عرض ناشر

رمضان المبارک کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام مہینوں سے افضل و اعلیٰ قرار دیا اور اس کو لیلۃ القدر جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا ہے۔

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین ؒ کی مہینہ بھر کے لیے یہ مختصر ترین اور مفید ترین مجالس کا اردو ترجمہ ہم پہلی مرتبہ پاکستان میں محترم ڈاکٹر بدرالزماں نیپالی کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ سے ''نیکیوں کے اس موسم بہار'' رمضان المبارک کی برکت سے ہم سب کو جہنم سے آزادی حاصل کرنے' گناہ بخشوانے اور مغفرت پانے کی توفیق سے نوازے۔

اور اس کتاب کو مسلمانوں کے عمل وعقیدہ میں اصلاح کا سبب بنائے' اس کے مصنف' مترجم اور ناشر کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و علی آله و اصحابه اجمعین

احمد شاکر

شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

نومبر ۲۰۰۱ء

فہرست مضامین

(۱)	پہلی مجلس	ماہ رمضان کی فضیلت	۵
(۲)	دوسری مجلس	صوم کی فضیلت	۷
(۳)	تیسری مجلس	صوم رمضان	۱۰
(۴)	چوتھی مجلس	قیام رمضان کا حکم	۱۳
(۵)	پانچویں مجلس	تلاوت قرآن کی فضیلت اور اس کے اقسام	۱۸
(۶)	چھٹی مجلس	صائمین کے انواع واقسام	۲۱
(۷)	ساتویں مجلس	صائمین کی ایک جماعت کے متعلق	۲۴
(۸)	آٹھویں مجلس	صائمین کے بقیہ اقسام اور قضاء صوم کے اقسام	۲۷
(۹)	نوویں مجلس	صیام کی حکمتیں	۳۰
(۱۰)	دسویں مجلس	صیام کے ضروری آداب	۳۳
(۱۱)	گیارہویں مجلس	صوم کے مستحب آداب	۳۶
(۱۲)	بارہویں مجلس	تلاوت قرآن کی دوسری قسم (تلاوت حکمی)	۳۹
(۱۳)	تیرہویں مجلس	تلاوت قرآن کے آداب	۴۲
(۱۴)	چودھویں مجلس	صوم ختم کرنے والی چیزیں	۴۵
(۱۵)	پندرھویں مجلس	نواقض صوم سے صوم ٹوٹنے کی شرطیں نیز صائم کیلئے مباح اشیاء	۴۸
(۱۶)	سولہویں مجلس	زکوٰۃ	۵۱
(۱۷)	سترہویں مجلس	مستحقین زکوٰۃ	۵۵
(۱۸)	اٹھارویں مجلس	جنگ بدر	۵۹
(۱۹)	انیسویں مجلس	غزوہ فتح مکہ مکرمہ	۶۲
(۲۰)	بیسویں مجلس	نصرت ومدد کے حقیقی اسباب ووسائل	۶۵
(۲۱)	اکیسویں مجلس	رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت	۶۸
(۲۲)	بائیسویں مجلس	شب قدر اور عشر اواخر میں عمل وعبادت	۷۰
(۲۳)	تیئسویں مجلس	جنت کا بیان	۷۲
(۲۴)	چوبیسویں مجلس	اہل جنت کی صفات	۷۵
(۲۵)	پچیسویں مجلس	جہنم کا بیان	۷۹
(۲۶)	چھبیسویں مجلس	جہنم تک پہنچانے والی چیزیں	۸۲
(۲۷)	ستائیسویں مجلس	دخول جہنم کے اسباب	۸۵
(۲۸)	اٹھائیسویں مجلس	صدقۂ فطر	۸۸
(۲۹)	انتیسویں مجلس	توبہ	۹۱
(۳۰)	تیسویں مجلس	ماہ رمضان کا خاتمہ	۹۴

پہلی مجلس

ماہ رمضان کی فضیلت

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین وبعد:

بھائیو! ماہ رمضان اپنے تمام فیوض وبرکات کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہے اسی ماہ مبارک میں قرآن کریم کا نزول ہوا اس ماہ کے آتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں (بخاری ومسلم)

مزید برآں اس ماہ کے پہلے عشرہ کو رحمت، دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو جہنم سے رہائی کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان میں میری امت کو پانچ ایسی چیزیں ملی ہیں جن سے اگلی امتیں محروم رہیں۔

ا۔ صائم کے منہ کی باس اللہ تعالیٰ کے یہاں مشک سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ اللہ کی اطاعت وعبادت کی وجہ سے ہوتی ہے اور جو چیز بھی اس قبیل سے ہو وہ عنداللہ محبوب ہی ہوگی جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے متعلق فرمایا گیا ہے۔ بروز قیامت شہید پیش ہوگا۔ بحالیکہ اس کے زخم سے خون کے فوارے نکل رہے ہوں گے رنگ خون کا سا ہوگا مگر خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۲۔ صوم رکھنے والے کے لئے فرشتے افطار کے وقت مغفرت طلب کرتے ہیں چونکہ فرشتے اللہ کے محبوب بندے ہیں اور ہمیشہ طاعت الٰہی میں لگے رہتے ہیں اس لئے ان کی دعائیں مقبولیت کی زیادہ مستحق ہوں گی یہ اس امت

محمدیہ کے مقام کی بلندی اور ان کے صوم کی فضیلت کا واضح ثبوت ہے۔
۳۔اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے لئے پورا رمضان جنت کو آراستہ پیراستہ کرتا ہے اور کہتا ہے عنقریب میرے نیک بندے اپنی دنیاوی مشقت وتکلیف سے نکل کر تجھ تک پہنچنے والے ہیں۔
۴۔سرکش شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ کے نیک بندوں کو حق سے گمراہ کرنے کا مقصد حاصل نہیں ہو پاتا یہی وجہ ہے کہ نیک لوگوں کی توجہ کار خیر کی طرف اس ماہ میں دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ ہو جاتی ہے اللہ کی طرف سے نیکوکاروں کی یہ بہت بڑی مدد ہے۔
۵۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے کام مکمل ہوتے ہی اس ماہ کی آخری رات میں امت محمدیہ کے تمام ان لوگوں کو بخش دیتا ہے جنہوں نے اخلاص اور رضاء الٰہی کی خاطر اس ماہ کو قیام وصیام میں گذارا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ فضل وانعام تین وجہ سے ہے۔
(الف) اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے کچھ عبادتیں مشروع قرار دی ہیں اگر یہ عبادتیں نہ ہوتیں تو لوگ عبادت الٰہی نہ کرسکتے کیونکہ صحیح عبادت وحی الٰہی سے مستفاد ہے ورنہ وہ شرک کہلائے گا۔ فرمایا
أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ:۲۱)
کیاان کے لئے شرکاء ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسی عبادتیں مشروع قرار دی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے۔
(ب) عمل خیر کی توفیق: بہت سے لوگ جنہیں توفیق الٰہی نہیں ہوتی وہ اس ماہ مبارک کے فیوض وبرکات سے مستفید نہیں ہوپاتے۔
(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس ماہ میں نیک کام کی مزدوری دس سے لے کر سات سو گنا میں کررکھی ہے۔
الٰہی! ہمیں خواب غفلت سے بیدار فرما، کوچ کرنے سے پہلے تقویٰ کا توشہ جمع کرنے کی توفیق دے اور اے ارحم الراحمین ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے (آمین)

دوسری مجلس

صوم کی فضیلت

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! صوم عبادات میں ایک عظیم عبادت ہے جس کی فضیلت سے متعلق بکثرت آیات واحادیث وارد ہیں، ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ:۱۸۳)

اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جس نے ایمان واخلاص سے رمضان کا صوم رکھا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم)

دوسری جگہ فرمایا پنجگانہ صلاۃ اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک اپنے درمیان ہوئے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبائر سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم)

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے ہر عمل کا اجر دس سے سات سوگنا تک ہو سکتا ہے مگر صوم چونکہ میرے لئے ہے اس لئے اس کی اجرت میں خود دوں گا بندے نے میری وجہ سے اپنا کھانا پینا اور شہوت نفسانی چھوڑ دیا ہے۔ (مسلم) صوم کی فضیلت پر یہ حدیث چند طرح پر دلالت کرتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے سارے اعمال میں سے صرف صوم کا عمل ہی اپنے لئے مخصوص کیا ہے کیونکہ یہ راز اللہ اور اس کے بندے تک محدود ہے بسا اوقات انسان ایک خالی جگہ ہوتا ہے اور کھانا، پینا، خواہشات نفس کی تکمیل کر سکتا ہے لیکن ثواب صوم کی رغبت اور خوف الٰہی سے ان چیزوں کے قریب نہیں جاتا اسی اخلاص و نیک نیتی کی قدر دانی کرتے ہوئے اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے مختص کیا ہے جس کا فائدہ بروز قیامت ظاہر ہوگا جیسا کہ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں بروز قیامت جب اللہ تعالیٰ بندے کا محاسبہ کرے گا تو اس کے سارے اعمال مظالم کے بدلے ختم ہونے کے بعد جب صوم باقی بچے گا اللہ تعالیٰ بقیہ مظالم کی ادائیگی کا خود ضامن ہو کر صوم کے بدلہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔

۲۔ تمام اعمال صالحہ کی اجرت کا اضافہ اعداد میں کیا ہے لیکن صوم میں اعداد کا اعتبار نہیں کیا تاکہ دینے والے کے مقام و حیثیت سے عظیم عطیہ کا اندازہ کیا جائے یہ اس لئے کہ ایک صائم اللہ کی طاعت کرتے ہوئے اس کے محارم اور اس کے مقدر کردہ آلام و تکالیف پر انتہائی صبر کرتا ہے اور صبر کرنے والوں کے متعلق ارشاد باری ہے إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر۔۱۰) صبر کرنے والوں کو بلا حساب پوری پوری اجرت دی جائے گی۔

۳۔ صوم ڈھال ہے جو صائم کو ہر لغو و فحش سے بچاتا ہے فرمایا گیا بحالت صوم تم لغو و فحش کا ارتکاب نہ کرو نیز یہ جہنم سے بچاؤ ہے فرمایا گیا صوم ڈھال ہے بندہ اس کے ذریعہ اپنے کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔ (مسند احمد)

۴۔ صائم کے منہ کی باس اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ محبوب ہونا صوم کی عظمت اور فضیلت کی واضح دلیل ہے۔

۵۔ صائم کی خوشی کے دو وقت ہیں ایک عبادت صوم جیسی نعمت کی بجا

آوری اور بحالت صوم حرام شدہ اشیاء(کھانا، پینا، جماع) کی اباحت وجواز اور دوسرا باری تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب کہا جائے گا کہ صائمین کہاں ہیں؟ جنت میں باب الریان سے ان کے علاوہ کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہو گی۔

علاوہ ازیں ایک صائم کو حدیث مذکور میں یہ رہنمائی کی گئی ہے کہ گالی گلوج بکنے والے شخص کا مقابلہ اسی جیسی حرکت سے نہ کرے بلکہ اس سے صرف یہ کہہ دے کہ میں صوم سے ہوں تاکہ صوم کا احترام اور اپنے کمزور ہونے کا احساس مقابل کو دلایا جاسکے۔

نیز صوم قرآن کی طرح صائم کے لئے سفارشی ہو گا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ صوم اور قرآن بروز قیامت بندے کی سفارش کریں گے صوم کہے گا اے میرے رب! اس کو میں نے کھانے اور جماع سے روک رکھا تھا اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔(احمد)

بھائیو! صوم کی فضیلت اس وقت مل سکے گی جب اس کے آداب کی کلی پاسداری ہو گی الٰہی مجھے، میرے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے (آمین)

☆☆☆

تیسری مجلس

صوم رمضان

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! رمضان کا صوم اسلام کا ایک رکن اور اہم اساس ہے فرمایا گیا ہے: يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (البقرہ)

اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تھا امید ہے کہ تم متقی بن سکو رمضان کے چند ایام ہیں اگر تم میں سے کوئی ان دنوں بیمار ہو جائے یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں پورا کرے اور جو لوگ طاقت نہ رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلایا کریں اور جس نے تطوعا کار خیر کر لیا وہ اس کے لئے بہتر ہے اور رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور ہدایت کی دلیل اور حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والا بن کر نازل ہوا جو اس ماہ رمضان میں موجود رہے اس کو چاہئے کہ صوم رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر وہ

دوسرے دنوں میں پورا کرے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے سختی کرنی نہیں چاہتا ہے اور چاہئے کہ تعداد پوری کرو اللہ تعالیٰ کی دی گئی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم شکر گزار بن سکو۔

آپ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے شہادتین کا اقرار، صلاۃ قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج بیت اللہ کرنا، رمضان کا صوم رکھنا۔(بخاری و مسلم)

صوم رمضان کی فرضیت پر امت کا اجماع ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ مرتد شمار ہوگا اگر توبہ کر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کیا جائے اور بلا غسل و کفن صلاۃ جنازہ پڑھے بغیر مسلمانوں کی قبرستان سے دور کسی گڈھے میں دفن کر دیا جائے

صوم کی فرضیت دوسری ہجری میں ہوئی۔ابتداء میں صوم افضل و بہتر قرار دینے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا تھا کہ چاہے صوم رکھیں یا مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں پھر جب آیت کریمہ "**فمن شهد منكم الشهر فليصمه** الخ" نازل ہوئی تو یہ اختیار ختم ہو گیا اور ہر بالغ مقیم غیر معذور پر صوم فرض ہو گیا۔

ماہ رمضان کا ثبوت دو طریقہ سے ہو سکتا ہے:

۱۔ چاند کی رویت ہو جائے خواہ ہر ایک بذات خود دیکھ سکے یا کچھ معتبر قسم کے لوگ ماہ رمضان کی رویت کی شہادت دے دیں فرمایا گیا: "**اذا رأيتم الهلال فصوموا**" جب چاند کی رویت ہو جائے تو صوم رکھو۔(بخاری و مسلم)

چاند کی رویت سے متعلق ایک مسلم عاقل، بالغ اور معتبر شخص کی شہادت ہی قابل قبول ہوگی کافر، بچے، جھوٹے اور کمزور نگاہ والے کی شہادت کا اعتبار نہ ہوگا نیز دخول رمضان کے متعلق ایک ہی آدمی کی شہادت کافی سمجھی جائے گی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔پھر آپ نے خود صوم رکھا اور لوگوں کو رکھنے کا حکم دیا(ابوداود۔حاکم)

لہٰذا اگر کسی نے قطعی طور پر چاند دیکھ لیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ ذمہ داران کو خبر کر دے خواہ یہ چاند رمضان کا ہو یا شوال وذی الحجہ کا کیونکہ صوم رکھنا، توڑنا اور حج جیسے واجبات اسی رویت ہلال پر موقوف ہیں۔ اگر چاند دیکھنے والا ذمہ داران سے دور ہو اور خبر پہنچانا ممکن نہ ہو تو خود صوم رکھے اور خبر پہنچانے کی حسب استطاعت تگ ودو کرے اور اگر اسلامی حکومت کے ریڈیو وغیرہ نے رمضان سے متعلق اطلاع دی ہو تو اس خبر کی بنیاد پر صوم رکھنا اور توڑنا ضروری ہے کیونکہ یہ اعلان ایک شرعی حجت ہے آپ ﷺ کو جس وقت رویت ہلال کا علم ہوا آپ ﷺ نے حضرت بلال کو عام اعلان کرنے کا حکم دیا۔ نیز رمضان کی رویت ثابت ہو جانے کے بعد مطلع کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ حکم رویت پر موقوف ہے نہ کہ اختلاف مطلع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند کی رویت پر صوم رکھو اور چاند کی رویت پر صوم توڑ دو۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ شعبان کی تیس تاریخ پوری ہو جانے کے بعد سمجھا جائے کہ رمضان شروع ہو گیا ہے کیونکہ قمری مہینہ تیس سے زائد اور انتیس سے کم نہیں ہوتا کبھی تین چار ماہ مسلسل تیس کے اور کبھی انتیس کے ہو جاتے ہیں اگرچہ عموماً ایک ماہ دو ماہ پورا ہوتا ہے اور تیسرا ماہ کم ہو جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر موسم ابر آلود ہو تو تیس دن پورا کر لیا کرو۔ (ترمذی)

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاند دیکھے بغیر رمضان کا صوم رکھنا نہیں چاہئے اور اگر چاند نہ دیکھا جاسکے تو شعبان کی تیس تاریخ پوری کرنے کے بعد ہی صوم رکھا جائے تیسویں دن صوم رکھنا درست نہیں خواہ بدلی ہو یا نہ ہو جیسا کہ عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ جس نے شک کے دن صوم رکھا اس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداود، ترمذی، نسائی)

الٰہی اس ماہ کو ہمارے لئے خیر وبرکت کا مہینہ بنا اپنی اطاعت پر مدد فرما اور نافرمانی سے بچا اور ہماری اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)

چوتھی مجلس

قیام رمضان کا حکم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو متعدد اقسام کی عبادتوں کا حکم دیا ہے تاکہ بندہ ایک ہی طرح کی عبادت سے اکتا کر اسے چھوڑ نہ دے اور اپنے کو خسارہ میں ڈال دے ان عبادتوں میں کچھ فرائض ہیں جن میں کسی طرح کی کمی درست نہیں اور کچھ نوافل ہیں جن سے تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے دن و رات میں پنجوقتہ صلاۃ فرض کیا ہے جو ثواب میں پچاس کے برابر ہے پھر ان فرائض کی تکمیل اور مزید قربت الٰہی کے لئے نوافل کی طرف توجہ مبذول کرایا جن میں سنن رواتب فجر سے پہلے دو رکعت، ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو، مغرب کے بعد دو اور عشاء کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ نیز تہجد انہی نوافل سے ہے جن کی اللہ تعالیٰ نے کافی مدح سرائی کی ہے فرمایا ﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ (الفرقان: ٦٤) وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا "**افضل الصلاة بعدالفريضة قيام الليل**" (مسلم) فرض کے بعد افضل صلاۃ تہجد ہے۔ وتر بھی رات کی صلاۃ ہے جو ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱ رکعت تک پڑھی جاسکتی ہے۔ ایک رکعت وتر کی ادائیگی سے متعلق آپ نے فرمایا: "**من احب ان يوتر بواحدة فليفعل**" (ابوداود، نسائی) جو ایک رکعت وتر پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھ لے۔

تین رکعت وتر سے متعلق فرمایا "**من احب ان یوتر بثلاث فلیفعل**" (ابوداود، نسائی) جو شخص تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین رکعت پڑھے۔ واضح رہے کہ یہ تینوں رکعتیں مسلسل ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھی جائیں جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھا تھا "**اوتر بثلاث رکعات لم یسلم الا فی آخرھن**" (طحاوی) یعنی حضرت عمر نے تینوں رکعتیں ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھیں یا دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں پھر ایک رکعت پڑھیں جیسا کہ عبداللہ بن عمر کیا کرتے تھے "**انه کان یسلم بین الرکعتین والرکعة فی الوتر الخ**" (بخاری) عبداللہ بن عمر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے پھر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔

پانچ رکعت وتر آپ نے ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: "**یصلی من اللیل ثلاث عشرة رکعة یوتر من ذلك بخمس لا یجلس فی شئ منهن الا فی آخرھن**" (بخاری و مسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تھے۔

سات رکعت وتر پڑھنے کی صورت پانچ رکعت کی طرح ایک تشہد اور ایک سلام سے آپ ﷺ کی سنت ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں: "**یوتر بسبع وبخمس لا یفصل بینهن بسلام ولا کلام**" (احمد، نسائی، ابن ماجہ) آپ ﷺ سات رکعت و پانچ رکعت وتر پڑھتے وقت ان رکعتوں کے درمیان سلام و کلام کے ذریعہ فصل نہیں کرتے تھے۔

نو رکعت وتر بھی آپ دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں "**کان یصلی تسع رکعات لایجلس فیها الا فی الثامنة فیذکر الله وبحمده ویدعوه ثم ینهض ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعة ثم یقعد فیذکر الله ویحمده ویدعوه ثم یسلم تسلیما یسمعنا**" الحدیث (احمد، مسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل آٹھ

رکعت پڑھ کر آٹھویں رکعت میں تشہد کرتے پھر ذکر و تحمید کے بعد بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جاتے اونویں رکعت پڑھ کر تشہد کرتے ذکر و حمد اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے۔ گیارہ رکعت وتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح سے پڑھی ہے۔

ا۔ دو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھی جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں "**يصلى ما بين ان يفرغ من صلاة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة يسلم بين كل ركعتين ويوتر بواحدة**"(بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ عشاء سے فارغ ہونے کے بعد صلاۃ فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دو رکعت پر سلام پھیر دیتے تھے پھر ایک رکعت وتر پڑھ لیتے تھے۔

۲۔ چار چار رکعت پڑھ کر پھر آخر میں تین رکعت آپ نے پڑھی ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں: "**يصلى اربعاً فلاتسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى اربعاً فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلى ثلاثا**"(بخاری و مسلم) آپ چار چار رکعت لمبی اور اچھی طرح سے پڑھتے تھے پھر تین رکعت پڑھتے تھے۔

بھائیو! رمضان المبارک کی راتوں کی صلاۃ کی بڑی فضیلت آئی ہے فرمایا گیا: "**من قـام رمضـان ايمانا واحتسـابا غفرله ماتقدم من ذنبـه**" (بخاری و مسلم) جس نے ایمان و نیک نیتی کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل پڑھی اس کے پچھلے گناہ (صغائر) معاف کر دیئے جائیں گے۔

صلاۃ تراویح چونکہ قیام رمضان ہے اس لئے ہر مسلمان کو اس کی لگن اور تڑپ ہونی چاہئے اور اس سنہری موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے خود صلاۃ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھائی تھی پھر امت پر فرض کئے جانے کے ڈر سے ترک کر دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آپ نے

صلاۃ تراویح پڑھائی پھر لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تیسری یا چوتھی رات آپ نکلے ہی نہیں پھر صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: " **قد رأیت الـذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم قال وذلك فی رمضـان** "(بخاری ومسلم) تم لوگوں نے جو کچھ کیا میں دیکھتا تھا مگر اس ڈر سے نہیں نکلا کہ کہیں تم پر یہ فرض نہ کر دی جائے۔

وتر کے ساتھ صلاۃ تراویح، ۴۱، ۳۹، ۲۹، ۲۳، ۱۹، ۱۳، ۱۱، رکعت تک سلف صالحین سے منقول ہے لیکن صحیح گیارہ رکعت ہی ہے جیسا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: " **ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیر ہ علی احدی عشرۃ رکعۃ** "(بخاری ومسلم) آپ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے البتہ تیرہ رکعت سے متعلق بھی ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آئی ہے "**کانت صلاۃ النبی** ﷺ **ثلاث عشرۃ رکعۃ من اللیل**"(بخاری) آپ تیرہ رکعت تہجد پڑھتے تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے ابی بن کعب اور تمیم الداری کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کو تراویح گیارہ رکعت پڑھایا کریں۔(موطا)

افسوس! کہ آج کل صلاۃ تراویح اتنی عجلت اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ سکون وطمانیت بالکل باقی نہیں رہتی جب کہ اطمینان وسکون صلاۃ کا ایک اہم رکن ہے چنانچہ سلف صالحین ایک ایک رکعت میں کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے تھے حتی کہ طول قیام کے سبب انہیں لاٹھی وغیرہ کا سہارا لینا پڑتا تھا جب کہ علماء کا کہنا ہے کہ صلاۃ اتنی جلدی کرنی کہ مقتدیوں کی سنت چھوٹ جائے امام کے لئے مکروہ ہے پھر بھلا سوچئے کہ واجبات کے چھوٹ جانے پر کیا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

امن وامان کی صورت میں عورتیں صلاۃ تراویح مسجد میں ادا کر سکتی ہیں حدیث میں ہے "**لاتمنعوا اماء اللّٰہ مساجداللّٰہ**" اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجد سے مت روکو۔ راستہ پرامن ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ

عورت نقاب پوش ہو اور وہ خوشبو، بجنے والے زیورات اور بلند آواز سے گفتگو وغیرہ سے پورے طور پر اجتناب کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور:۳۱) اپنی زینتوں کو ظاہر نہ کریں مگر جو غیر ارادی طور پر ظاہر ہو جائے واضح رہے کہ مردوں کے برعکس عورتوں کا آخری صف میں پڑھنا سنت ہے آپ نے فرمایا "**خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها**"(مسلم) مردوں کے لئے بہتر صف پہلی اور بدتر صف آخری ہے جب کہ عورتوں کے لئے بدتر صف پہلی اور بہتر صف آخری ہے۔

اے اللہ! ہمیں سلف صالحین کا سا عمل کرنے کی توفیق دے اور ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)

پانچویں مجلس

تلاوت قرآن کی فضیلت اور اس کے اقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! قرآن کریم کی تلاوت بڑی ہی بابرکت اور اجر وثواب کا باعث ہے ارشاد باری ہے: **إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَٰبَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَٰرَةً لَّن تَبُورَ** (فاطر:۲۹،۳۰)

جو تلاوت قرآن کرتے ہیں اور صلاۃ وزکوٰۃ کے پابند ہیں وہ ٹوٹا نہ پانے والی تجارت کے امیدوار ہیں۔ تلاوت قرآن دوطرح پر ہوتی ہے ایک حکمی ہے جو قرآنی خبروں کی تصدیق اور اوامر کی بجاآوری اور نواہی سے اجتناب کو کہاجاتا ہے اور دوسری تلاوت لفظی ہے جو قرآنی الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے قرآن اور اس کی سورتوں اور اس کی آیتوں کی فضیلت سے متعلق بکثرت نصوص وارد ہیں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک حدیث مرفوعاً بیان فرماتے ہیں: "**خيركم من تعلم القرآن وعلمه**" (بخاری ومسلم) تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری مرفوعاً بیان کرتے ہیں: "**مثل المؤمن الذى يقرأ القرآن مثل الأترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذى لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لاريح لها وطعمها حلو**" (بخاری ومسلم) قرآن پڑھنے والا مومن اترنج کے مانند ہے جس کی خوشبو اور لذت دونوں اچھی ہوتی ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا مومن

کھجور کے مانند ہے جس کی لذت تو عمدہ ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔
حضرت عبداللہ بن مسعود فرفوعاً بیان فرماتے ہیں: "**من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة ، الحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف**" (ترمذی) جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی الم ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف میم ایک حرف۔
قرآن کی اس عمومی فضیلت کے علاوہ مخصوص سورتوں کی فضیلت میں بھی بکثرت احادیث وارد ہیں حضرت ابوسعید بن المعلی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: **لأعلمنك اعظم سورة فى القرآن "الحمد لله رب العالمين"** (بخاری) میں تم کو قرآن کریم کی ایک عظیم سورت "سورہ فاتحہ" سکھاؤں گا
حضرت ابوہریرہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں "**من صلى صلاة لم يقرأ بفاتحة الكتاب فهى خداج يقولها ثلاثا فقيل لابى هريرة انا نكون وراء الامام فقال اقرأ بها فى نفسك**" (مسلم) جس نے صلاۃ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی صلاۃ ناقص رہی لوگوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ ہم امام کے پیچھے ہوا کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ دل میں آہستہ سے پڑھ لو۔
ایک بار آپ ﷺ نے سورہ آل عمران اور سورہ بقرہ کے متعلق فرمایا کہ ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو یہ دونوں قیامت کے روز ایک بدلی یا قطار در قطار چڑیوں کی شکل میں تلاوت کرنے والے شخص کی طرف سے احتجاج کریں گی۔ علاوہ ازیں سورہ اخلاص کو ایک تہائی قرآن کے برابر بتایا معوذتین کے متعلق فرمایا "**لم یر مثلهن**" "ان جیسی دیکھی نہیں گئی۔
دوستو! قرآن کریم کی تلاوت خصوصاً رمضان المبارک میں کثرت سے کرو حضرت جبریل علیہ السلام اس ماہ رمضان میں آپ کو ایک بار پورا قرآن دُھرواتے تھے لیکن وفات کے سال دومرتبہ دُھروایا۔ بنابریں سلف صالحین صلاۃ

اور غیر صلاۃ میں قرآن کثرت سے پڑھتے تھے امام زہری رحمہ اللہ ماہ رمضان کی آمد پر فرماتے کہ یہ تلاوت قرآن اور کھانے کا مہینہ ہے امام مالک رحمہ اللہ اس ماہ رمضان میں حدیث و مجلس علم کی شرکت چھوڑ کر تلاوت قرآن میں لگ جایا کرتے تھے حضرت قتادہ ہمیشہ ہر ہفتہ اور ماہ رمضان میں ہر تیسرے دن اور آخری عشرہ میں روزانہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ اور ابراہیم نخعی ماہ رمضان میں ہر تیسرے اور آخری عشرہ میں دوسرے دن قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

بھائیو! ان نیک و پاکیزہ شخصیتوں کی اقتداء کرو اور دن رات کے لمحات کو غنیمت سمجھو یہی نیک عمل ہی ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کرے گا ورنہ یہ عمر اور یہ لمحات ایک گھڑی کے مانند گزر جائیں گے۔

الٰہی اپنی مرضی کے مطابق تلاوت قرآن کی توفیق دے اور اپنی رحمت سے ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔ (آمین)

چھٹی مجلس

صائمین کے انواع واقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين محمدوعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! تیسری مجلس میں یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ شروع میں صوم کی فرضیت دومرحلہ میں ہوئی تھی پھر احکام صوم مستحکم ہوجانے کے بعد لوگ دس قسموں میں منقسم ہوگئے۔

ا۔ صوم کی ادائیگی وقت مقررہ پر ہر عاقل وبالغ، مقیم، غیر معذور مسلمان پر کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے ارشاد باری ہے: **فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ** (البقرۃ:۱۸۵) جو شخص بھی رمضان کا مہینہ پالے اس پر صوم لازم ہے۔ پس ایک کافر پر نہ صوم فرض ہے اور نہ اس کا صوم صحیح ہوگا حتی کہ ماہ رمضان میں اسلام لانے سے قبل چھوٹے ہوئے صوم کی قضا بھی نہیں کرے گا، البتہ اسلام لانے والے دن کے باقی حصہ میں نہ کھائے نہ پئے، کیونکہ اسلام لاتے ہی امور شرعیہ کا مکلّف شمار کیا جائے گا۔

۲۔ نابالغ پر صوم فرض نہیں جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: "**رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يفيق**"(احمد، ابوداود نسائی) سویا ہوا شخص نابالغ اور مجنون یہ تینوں شرعاً مرفوع القلم (ناقابل مؤاخذہ) ہیں۔ البتہ سلف صالحین کی اقتداء کرتے ہوئے سرپرستوں کو چاہئے کہ بچہ کے اندر صوم کی استطاعت پاکر بطور مشق

اسے صوم کی پابندی کرنے پر توجہ دلائیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے بچوں کو صوم کی ٹریننگ اس طرح دیتے کہ مسجد جاتے وقت ساتھ گڑیا لے جاتے تھے اور جب بچے روتے تو گڑیا دے کر بہلا دیا کرتے تھے۔

افسوس کہ آج کل بہت سے لوگ بچے کی رغبت اور استطاعت کے باوجود صوم سے روکتے اور اس کو شفقت وہمدردی تصور کرتے ہیں حالانکہ شعائر اسلام پر بچوں کی تربیت ہی اصل شفقت وہمدردی ہے یہ چیز صرف بچے پر نہیں خود اپنی ذات پر ظلم ہے البتہ ضرر کی صورت میں انہیں صوم سے روکا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ لڑکوں کی علامت بلوغ احتلام، زیر ناف کا نکلنا، ۱۵ سالہ ہونا ثابت ہے اور لڑکیوں کے لئے ان تینوں کے علاوہ ایک چوتھی علامت حیض بھی ہے۔

۳۔ حدیث مذکور کی روشنی میں مجنون پر صوم فرض نہیں ہے کیونکہ مجنون شخص کے اندر نیت وارادہ کا فقدان ہوتا ہے جب کہ عبادت کی قبولیت نیت پر ہی منحصر ہے لہٰذا گاہے گاہے جنون کی صورت میں بحالت افاقہ صوم رکھنا ہوگا اور جنون کی حالت میں معاف رہے گا لیکن اگر جنون دن کے کسی حصہ میں ہو تو اس کا صوم صحیح رہے گا کیونکہ نیت صوم کے وقت صحیح العقل تھا البتہ اگر دن کے کسی حصہ میں افاقہ ہو تو اس دن کا صوم اگر چہ قضاء نہیں کرنا ہوگا لیکن بقیہ وقت اسے کھانا، پینا ترک کرنا ہوگا۔

۴۔ ایسے بوڑھے شخص سے صوم یا کفارۂ صوم ساقط ہوگا جو تمیز کی صلاحیت کھو چکا ہے بلکہ یہ غیر ممیز بچہ کے مشابہ قرار دیا جائے گا البتہ اگر کبھی تمیز کر لیتا ہو اور کبھی نہ کر پاتا ہو تو بحالت تمیز اس پر صوم واجب ہوگا ورنہ نہیں نیز صلاۃ کا حکم صوم جیسا ہے۔

۵۔ دائمی مریض سے بھی صوم ساقط ہے جس کی شفایابی کی توقع نہ کی جا سکے کیونکہ یہ حکماً غیر مستطیع قرار پائے گا جب کہ صوم کے لیے استطاعت کا ہونا ضروری ہے۔ فرمایا گیا: ''**فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ**''(التغابن:۱۶) اللہ تعالیٰ

سے بقدر استطاعت ڈر و۔ البتہ ہر صوم کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ضرور ی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کو صوم کا بدل اس وقت قرار دیا تھا جب کہ صوم کی ابتداء فرضیت کے موقعہ پر صوم اور کھانا کھلانے کے درمیان آدمی کو اختیار دیا گیا تھا۔

واضح ہو کہ معذور شخص کو یہ اختیار ہے کہ ہر صوم کے عوض چوتھائی صاع "آدھا کلو ۱۰ گرام" عمدہ گیہوں مساکین وفقراء میں تقسیم کرے یا چھوٹے ہوئے صوم کا حساب لگا کر کھانا تیار کر کے مسکینوں کو کھلا دے۔

بھائیو! دین اسلام حکمت ور حمت پر مبنی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پر اپنے احکام کو اس کا لحاظ رکھتے ہوئے واجب کیا ہے تاکہ ہر ایک خوش دلی کے ساتھ انہیں بجالا سکے۔

الٰہی ہمیں اپنی رضا کے کام اپنانے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما اور ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے (آمین)

ساتویں مجلس

صائمین کی ایک جماعت کے متعلق

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! صائمین کے پانچ گروپ کا ذکر پچھلی مجلس میں ہو چکا ہے اس مجلس میں چند کا ذکر انشاءاللہ ہو گا۔

٦۔ اگر مسافر سفر اس غرض سے کر رہا ہو تا کہ اس کو صوم رکھنے یا افطار کرنے کا شرعی اختیار حاصل ہو جائے تو اس حیلہ کی بنا پر صوم ترک کرنا حرام ہے بلکہ اس مسافر پر صوم واجب ہے لیکن اگر یہ حیلہ مقصود نہ ہو بلکہ کسی ضرورت کے پیش نظر سفر کر رہا ہو تو شرعاً اس کو اختیار ہے کہ صوم رکھے یا افطار کرے خواہ سفر مختصر ہو یا طویل، دائمی ہو یا وقتی جیسا کی ارشاد باری ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ۔۱۸۵) تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اس کو اجازت ہے کہ دوسرے مناسب ایام میں صوم قضا کر لے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "كنا نسافر مع النبي ﷺ فلم يعب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم" (بخاری و مسلم) ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو صوم رکھنے والے افطار کرنے والوں پر اور افطار کرنے والے صوم رکھنے والوں پر انکار نہیں کرتے تھے۔ اگر دوران سفر تیز

گرمی کی وجہ سے ایک ڈرائیور پر رمضان کا صوم شاق گزر رہا ہو تو اس صوم رمضان کو ٹھنڈے ایام تک موخر کردے لیکن اگر صوم رکھنا اور توڑنا مساوی ہو تو افضل صوم رکھنا ہی ہے تاکہ جلد ہی ذمہ داری سے سبکدوشی اور آپ ﷺ کی اقتداء ہو جائے جیسا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کی شدید گرمی میں ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے گرمی کی شدت کی وجہ سے بعض لوگ اپنے سروں پر ہاتھ کا سایہ کئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی صوم سے نہ تھا۔(مسلم)

اگر صوم رمضان ایک مسافر پر گراں گزر رہا ہو تو افطار کرلے بصورت مشقت صوم رکھنا معصیت ہے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کچھ لوگ صوم سے ہیں آپ نے دوبار فرمایا یہی لوگ نافرمان ہیں۔(مسلم)

اگر مسافر رمضان میں کسی روز دن کے کسی وقت افطار کی حالت میں گھر واپس آجائے تو وہ اس دن کا صوم نہیں رکھ سکتا کیونکہ صوم واجب کی نیت طلوع فجر ہی کے وقت ہونا ضروری ہے البتہ اس دن کے باقی حصہ میں کھانا، پینا ترک رکھنا علماء کے مابین مختلف فیہ ہے کچھ لوگ کہتے ہیں وقت کے احترام کے پیش نظر کھانا، پینا ترک کرنا اور اس دن کے صوم کے صحیح نہ ہونے کی بناپر قضا کرنا واجب وضروری ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے ابتدائی حصہ میں افطار کر لینے کی وجہ سے چونکہ وقت کا احترام ختم ہو چکا ہے اس لئے اس پر صرف قضا واجب ہے اور بقیہ حصہ میں کھانا پینا ترک کرنا ضروری نہیں جیسا کہ عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے جس شخص نے دن کے شروع حصہ میں کھا پی لیا ہو وہ آخر میں بھی کھائے پیئے۔

۷۔ایسا مریض جس کی شفایابی متوقع ہو اس کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں:

(الف)اگر مریض پر صوم گراں اور ضرر رساں نہ ہو تو صوم رکھنا واجب ہے کیونکہ یہ غیر معذور ہے۔

(ب) اگر صوم شاق تو ہو لیکن مضر نہ ہو تو حکم الٰہی: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ الآية" (البقرة:۱۸۴) کے مطابق اس کو اجازت ہے کہ صوم نہ رکھے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رخصت کے اختیار کو محبوب اور معصیت کے اپنانے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ (احمد، ابن حبان، ابن خزیمہ)

(ج) اگر صوم ضرر رساں ہو تو افطار کرنا واجب اور صوم رکھنا ناجائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ (النساء:۲۹) اپنے آپ کو ہلاک مت کرو اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم پر تمہارے نفس کا حق ہے۔ (بخاری)

اگر دوران صوم رمضان کوئی ایسا مرض پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے صوم کی تکمیل مشکل ہو رہی ہو تو دریں صورت افطار جائز ہے اور اگر ماہ رمضان کے دن میں شفا مل جائے اور مریض صوم سے نہ ہو تو اس روز صوم درست نہ ہوگا البتہ بقیہ حصہ میں کھانا پینا حسب اختلاف سابق ترک رکھے۔

اگر مریض کے متعلق ڈاکٹر نے رپورٹ دی ہو کہ صوم ہی موجب مرض یا شفایابی مؤخر ہونے کا سبب ہے تو اس صورت میں مرض سے بچنے اور اپنی صحت کی محافظت کی خاطر صوم چھوڑا جا سکتا ہے۔ خطرات زائل ہوتے ہی چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کرلی جائے اور اگر خطرات زائل ہونے کی امید نہ ہو تو صوم نہ رکھے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلاتا رہے۔

الٰہی ہمیں ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جن سے تیری رضا حاصل ہو سکے اور اپنے غصہ اور نافرمانی کے وسائل وذرائع سے دور رکھ اور اے ارحم الراحمین! ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما (آمین)

آٹھویں مجلس

صائمین کے بقیہ اقسام اور قضاء صوم کے اقسام

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

بھائیو! صائمین کے سات گروپ کے متعلق گفتگو ہو چکی اب یہاں بقیہ حضرات کے متعلق انشاءاللہ گفتگو ہو گی۔

۸۔ حائضہ پر صوم حرام ہے اور ایام حیض کا صوم صحیح نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تم لوگوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں کمی والی اور صاحب عقل کی عقل چٹ جانے والی کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی عورتوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری عقل اور دین کی کمی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے؟ عورتوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ عقل کا نقص ہے۔ کیا عورت ایام حیض میں صوم وصلاۃ ترک نہیں کر دیتی؟ عورتوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ دین کی کمی ہے۔(بخاری ومسلم)

حیض ایک طبعی اور فطری خون ہے جو عورتوں کو معتاد طریقہ پر آتا ہے اگر یہ خون غروب آفتاب سے کچھ ہی لمحہ پہلے ظاہر ہو جائے تو اس دن کا صوم باطل ہو جائے گا اور اس صوم کی قضا ضروری ہو گی۔ ہاں اگر دن کے کسی حصہ میں یہ خون بند ہو جائے تو اس روز کا صوم صحیح نہ ہو گا البتہ حسب اختلاف سابق بقیہ حصہ میں کھانا، پینا ترک رکھنا چاہئے۔ اگر طلوع فجر سے چند منٹ قبل رمضان کی

رات میں عورت کوخون آنابند ہو گیاہو تواس پراس دن کاصوم واجب ہو جائے گا اگرچہ غسل طلوع فجر کے بعد ہی کیوں نہ کرے کیونکہ اس کے پاس صوم کی منافی چیز نہیں رہ گئی جس طرح ایک جنبی شخص صوم رکھ کر غسل جنابت بعد طلوع فجر کر سکتا ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے اندر جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر صوم رکھا کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

واضح رہے کہ گذشتہ سارے احکام میں حیض اور نفاس والی عورتیں برابر ہیں دونوں پران کے چھوٹے ہوئے صوم کی قضاواجب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حائضہ صرف صوم قضا کرتی ہے صلاۃ کی قضا نہیں کرتی تو فرمایا کہ ہم ایام حیض سے ہوتے تھے پر ہمیں صوم کی قضا کا حکم دیا گیا صلاۃ کی قضا کا نہیں۔

۹۔اگر دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کو صوم سے اپنی ذات یا اپنے بچے پر خطرہ محسوس ہو تو صوم ترک کر سکتی ہے البتہ خوف زائل ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کرنی ضروری ہوگی۔ حضرت انس بن مالک مرفوعاً بیان کرتے ہیں اللہ نے مسافر شخص سے نصف صلاۃ اور مسافر اور حاملہ اور مرضعہ سے پورا صوم معاف کرر کھا ہے البتہ بعد میں گن کر چھوڑے دنوں کے برابر صوم رکھنا ہو گا۔(نسائی، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۔ڈوبتے یا جلتے یادیوار تلے دبے ہوئے شخص کو بچانے والا شخص اگر غذائی طاقت کی ضرورت محسوس کر رہا ہو تو اس صورت میں صوم کا توڑنا جائز ہی نہیں واجب ہے کیونکہ ایک معصوم جان کو ہلاکت سے بچاناضروری ہے۔البتہ چھوٹے ہوئے صوم کی قضاضروری ہو گی، جس طرح کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور مسلمانوں سے دشمنوں کے دفاع کے وقت جہادی طاقت کی خاطر آپ ﷺ نے صحابہ کو ترک صوم کا حکم دیا تھا فرمایا:"**إنكم مصبحو عدوكم والفطرأقوى لكم فأفطروا وكانت عزمة فأفطرنا**"(مسلم) صبح دشمنوں سے تمہارا مقابلہ ہے

صوم نہ رکھنے سے تمہیں طاقت ملے گی لہٰذا صوم مت رکھو حالانکہ یہ صوم واجبی تھا، لہٰذا سبھوں نے افطار کر لیا۔

مذکورہ اسباب کی بنا پر جنہیں افطار کی اجازت ملی ہے اگر ان کے پاس کوئی ظاہری سبب موجود ہے "مثلاً مریض، غیر مستطیع بوڑھا، تو ان کے اعلانیہ ترک صوم پر نکیر نہ کیا جائے البتہ اگر سبب خفی ہو "مثلاً حائضہ عورت" ہلاکت سے رہائی دینے والا شخص، تو انہیں چاہئے کہ افطار چھپ کر کیا کریں تاکہ لوگوں کو بدگمانی اور جاہل کو دھوکہ نہ ہو سکے کہ بدون عذر افطار جائز ہے۔ عذر زائل ہوتے ہی پہلی فرصت میں چھوٹے ہوئے صوم کی قضا مستحب ہے البتہ دوسرے رمضان سے اتنے روز پہلے تک مؤخر کیا جا سکتا ہے جس میں چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کی جا سکے۔ لیکن بغیر عذر تاخیر نہیں کرنی چاہئے اور اگر عذر مسلسل ہو اور قضا پر قدرت نہ ہو سکے اور اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو فریضہ اس سے ساقط شمار کیا جائے گا۔ جس طرح ماہ رمضان آنے سے قبل ہی کوئی انتقال کر جائے تو اس پر صوم نہیں ہوتا ہے اور اگر قضا پر قدرت کے باوجود کوتاہی کی اور انتقال کر گیا تو اولیاء کو چاہئے کہ ان تمام ایام کے صوم کی قضا کریں جن میں اس کو قدرت تھی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص انتقال کر جائے اور اس پر صوم باقی ہو تو اس کی طرف سے اس کے اولیاء صوم رکھ دیں۔ (بخاری و مسلم)

الٰہی ہمارا حشر متقیوں کے ساتھ کر اور اپنے صالح بندوں سے ملادے (آمین)

نوویں مجلس

صیام کی حکمتیں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد.

بھائیو! اللہ تعالیٰ خود حکیم ہے اس نے اپنی مخلوق اور شریعت کی بنیاد زبردست حکمت پر رکھی ہے اپنی مخلوق کے لئے ایسی شریعت دی ہے جس سے ایمان میں اضافہ اور عبادت میں کمال حاصل ہو سکے اس زبردست حکمت تک بعض کی رسائی ہوئی اور بعض کی نہیں ہو سکی جو ہمارے عجز و کو تاہ علمی کی واضح دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے: " وَمَآ أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (الاسراء:۸۵) تمہیں علم بہت ہی کم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کی مشروعیت اور معاملات کو منظم محض اپنے خالص بندوں اور نفس پرستوں کے مابین تمیز و آزمائش کے لئے کیا ہے نیز مختلف طرح کی عبادتیں اسی حکمت پر مشتمل ہیں فرمایا: وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا (آل عمران:۱۴۱) اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی چھٹائی کر سکے۔ صیام کی ان متعدد حکمتوں میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ صوم ایک ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنی دنیوی لذتوں کو مخصوص وقت میں چھوڑ کر قربت الٰہی حاصل کرتا ہے جو بندے کی ایمانی صداقت، کمال عبودیت اور گہری محبت کی علامت ہے کیونکہ انسان محبوب چیز کو کسی اہم ترین چیز کے ملنے ہی پر چھوڑتا ہے بہت سے ایسے مسلمان ہیں کہ انہیں بلا عذر رمضان کا

ایک صوم توڑنے کے لئے مارا جائے یا قید میں ڈال دیا جائے پھر بھی وہ افطار کرنے پر رضامند نہ ہوں گے۔

۲۔ صوم سے انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے فرمایا گیا: "**یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون**" (البقرۃ: ۱۸۳) اے مومنو! تم پر صوم فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا توقع ہے کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ صائم جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے صوم کو یاد کرتے ہی اس کے ارتکاب سے باز آجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک صائم کو تعلیم بھی دی کہ کوئی گالی گلوج کرنے پر آمادہ ہو تو اس سے کہہ دو کہ میں صائم ہوں۔

۳۔ صوم سے قلب و دماغ پورے طور پر ذکر و فکر کے لئے فارغ ہو جاتا ہے جب کہ لذتوں کا استعمال موجب غفلت ہے بلکہ دل کی سختی اور حق سے اندھاپن تک پہنچا دیتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے کم خوری کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ معدہ سے بدتر کوئی برتن ابن آدم نے بھرا ہی نہیں زندگی کے بقاء کے لئے انسان کو چند لقمے کافی ہیں اگر بہت ضروری ہو تو ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رکھنا چاہئے۔ (احمد، نسائی، ابن ماجہ) ابو سلیمان الدارانی فرماتے ہیں کہ انسان جب بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے تو دل صاف شفاف اور نرم رہتا ہے اور آسودگی ہونے پر دل اندھا ہو جاتا ہے۔

۴۔ صوم سے ایک مالدار شخص کے دل میں ان لذتوں کی قدر پیدا ہوتی ہے جس سے یہ متمتع اور دوسرے بہت سے لوگ محروم ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری میں اپنے بھوکے، پیاسے بھائی پر صدقات و خیرات کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ یوں تو لوگوں میں زیادہ سخی تھے ہی آپ کی سخاوت اس وقت بڑھ جاتی جس وقت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور قرآن کا مذاکرہ کرتے۔

۵۔ صوم سے انسان کو ضبط نفس اور کنٹرول کرنے پر ٹریننگ ملتی ہے جس سے آدمی کو خیر وفلاح کی رہنمائی حاصل ہوتی ہے کیونکہ مطلق العنانی آدمی کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈھکیل دیتی ہے۔

۶۔ صوم آدمی کے نفسانی کبر وغرور کو ختم کر کے اس کو حق کا تابع اور مخلوق کے لئے نرم کردیتا ہے۔ کیونکہ دنیاوی لذتوں سے متمتع ہونے والا شخص کبر وغرور، تمردوسرکشی پر اتر آتا ہے جو آدمی کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے۔

۷۔ صوم کی حالت میں بھوک وپیاس کی وجہ سے خون کا دوران کم ہو جاتا ہے جس سے انسانی بدن میں شیطان کی دوڑ بھی کم ہو جاتی ہے جب کہ شیطان انسانی جسم میں خون کے مانند دوڑ لگاتا ہے یہی سبب ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جوانو! تم میں جو شخص قوت مردانگی رکھتا ہو وہ شادی کرلے کیونکہ نکاح آدمی کی نگاہ پست کردیتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص طاقت نہ رکھتا ہو وہ صوم رکھے کیونکہ صوم شہوت کی حدت کم کردیتا ہے۔(بخاری ومسلم)

۸۔ کم خوری اور ایک مخصوص وقفہ میں آلات ہاضمہ کو راحت پہنچانے پر جو جسمانی صحت ممکن ہوسکتی ہیں حاصل ہوتی ہیں اور جسم کے لئے نقصان دہ رطوبات کا خاتمہ ہوتا ہے۔

الٰہی! ہماری، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرماتے ہوئے دنیوی واخروی سعادتوں سے نواز دے۔(آمین)

دسویں مجلس

صیام کے ضروری آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! صوم کے بہت سے آداب ہیں جن کے بغیر صوم ناقص ونامکمل شمار ہوگاان میں کچھ ضروری آداب ہیں جن کی رعایت ہر صائم کے لئے ضروری ہے اور کچھ استحبابی آداب ہیں جن کی رعایت اولیٰ وبہتر ہے اس مجلس میں چند ضروری آداب کا تذکرہ ہوگا۔

ا۔ صائم تمام قولی اور فعلی عبادات خصوصاً پنجوقتہ صلاۃ باجماعت مسجد میں ادا کرنے کاالتزام کرے کیونکہ یہ اس تقویٰ کا ثمرہ ہے جس کے لئے صوم امت محمدیہ پر فرض ہوا ہے اور صلاۃ کا ضیاع تقویٰ کے منافی ہے ارشاد باری ہے: "فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ ٱلشَّهَوَٰتِۖ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۝ إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَأُوْلَٰٓئِكَ يَدۡخُلُونَ ٱلۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُونَ شَيۡـٔٗا ۝".

(مریم:۵۹،۶۰) ان کے بعد ایسے ناکارہ جانشین ہوئے جنہوں نے صلاۃ ضائع کردیااور خواہشات کی پیروی کی، عنقریب یہ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، ہاں جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور عمل صالح کئے وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن ام مکتوم آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا میں نابینا شخص ہوں میرے پاس کوئی رہنمائی کرنے والا نہیں مجھے اجازت دے دیں کہ میں

گھر پر ہی صلاۃ ادا کروں آپ نے فرمایا کہ اذان سنتے ہو؟ انہوں نے کہاہاں، آپ نے فرمایاتب تم پر ضروری ہے[1] (مسلم)

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت چھوڑنے والوں کے گھروں میں آگ لگانے تک کاارادہ کرلیا تھا آپ نے ترک جماعت کو منافقین کی مشابہت قرار دیاہے۔ آپ کےعہد مبارک میں معذور حضرات دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں پہنچ کر باجماعت صلاۃ ادا کرتے تھے چنانچہ آپ نے باجماعت صلاۃ کاثواب تنہاصلاۃ پر ستائیس گنافائق وبرتر قرار دیاہے۔(بخاری ومسلم)

۲۔ صائم پر ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے حرام کردہ تمام افعال واقوال بالخصوص اللہ اور اس کے رسول پر غلط الزام لگانے سے اجتناب کرے آپ نے فرمایا: "**من كذب علىّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار**" (بخاری ومسلم) جس نے مجھ پر کذب بیانی کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۳۔ صائم پر ضروری ہے کہ غیبت سے اجتناب کرے خواہ یہ غیبت کسی شخص کی خلقت سے متعلق ہو یااس کے عادات واطوار سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیاتو فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کاذکر اس طرح پر کیاجائے کہ وہ اس کو ناپسند کرے پوچھا گیااگر اس بھائی میں وہ عیب پایاجاتاہو؟ آپ نے فرمایا یہی غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہیں ہے تو اس پر بہتان ہوگا۔(مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ معراج کی رات آپ کا گزر ایک ایسے گروہ سے ہوا جن کے ناخون پیتل کے تھے وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے آپ نے پوچھاجبریل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہایہ ایسے لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت وبرائی کیاکرتے تھے۔(ابوداود)

۴۔ چغل خوری سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے آپ ﷺ نے فرمایاکہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔(بخاری ومسلم) ایک روایت میں

[1] جماعت سے صلاۃ ادا کرنے کا حکم جب حالت خوف اور میدان جنگ میں دیا گیاہے تو امن وسکون کی حالت میں بدرجہ اولی ہوگا۔

ہے کہ آپ کا گزر دوایسی قبروں سے ہوا جن میں ایک کو استنجا نہ کرنے اور دوسرے کو چغل خوری کرنے پر عذاب دیا جارہا تھا۔(بخاری و مسلم)

۵۔ دھوکہ وفریب سے اجتناب ضروری ہے خواہ خرید وفروخت، رہن وکرایہ جیسے معاملات سے متعلق ہو یا نصیحت ومشورہ سے کیونکہ یہ بھی گناہ کبیرہ ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے دھوکہ دیا وہ ہمارے طریقہ سے ہٹا ہوا ہے۔(بخاری و مسلم)

۶۔ لہو ولعب کے تمام سامان خصوصاً سریلی آواز اور محرک شہوات گانوں کے استعمال سے صائم کو اجتناب کرنا ضروری ہے آپ ﷺ نے اس کو زنا کے ساتھ ذکر فرمایا ہے "**لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحروالحریر والخمر والمعازف**"(بخاری) میری امت میں ایک ایسا گروہ ہوگا جو زنا، ریشم شراب اور گانا بجانا جائز قرار دے گا۔

بھائیو! اس زمانہ میں بہت سے ہمارے بھائی اس کو جواز کا درجہ دے کر اعلانیہ طور پر اپنا رہے ہیں جو حقیقتاً دشمنان اسلام کے حربہ وتدبیر کی زبردست کامیابی کی دلیل ہے کہ مسلمانان اسلام کو ذکر الٰہی اور دینی ودنیوی اہم مقاصد سے ہٹا دیا جائے۔ امر واقعہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہمارے اکثر بھائی ان لغویات کو سننے میں قرأت قرآن، حدیث نبوی، اقوال سلف کے سننے سے کہیں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں حالانکہ آپ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جو شخص جھوٹ اور غلط فعل سے نہ بچ سکے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا، پینا چھوڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

الٰہی ہمارے دین کی حفاظت فرما اور ہمارے اعضاء کو ایسی چیزوں کے ارتکاب سے باز رکھ لے جن سے تو غصہ ہوتا ہے اور ہماری اور ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔(آمین)

گیارھوں مجلس

صوم کے مستحب آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! گذشتہ مجلس میں صوم کے وجوبی آداب کاذکر ہوچکا اب اس مجلس میں استحبابی آداب کاذکر ہوگا۔

ا۔ آپ ﷺ کے حکم کی بجا آوری اور آپ کے فعل کی اتباع اور سحری کو عبادت اور اپنے لئے مقوی ہونے کی نیت وارادہ سے صائم کارات کے آخری حصہ میں سحری کھانا سنت ہے کیونکہ سحری ہی ہمارے اور اہل کتاب کے صوم میں فرق ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر صلاۃ(رحمت اور دعاء مغفرت) بھیجتے ہیں۔(احمد) سحری میں تاخیر سنت ہے بشرطیکہ طلوع فجر کاڈر نہ ہو۔ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ فجر اور سحری کھانے میں اتناوقفہ رکھتے تھے جس میں آدمی پچاس آیت پڑھ سکے۔(بخاری) طلوع فجر ہوتے ہی کھانے پینے سے رک جائے اور دل میں نیت کرلے زبان سے ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ بدعت ہے۔

۲۔ غروب آفتاب کا یقین ہوتے ہی افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے آپ ﷺ نے فرمایالوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔(بخاری ومسلم) ایک حدیث قدسی میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے محبوب وہ بندے ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔(احمد) ترکھجور سے

افطار سنت ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو سوکھی کھجور اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کیا جائے۔(احمد،ابوداؤد،ترمذی)

اگر ان مذکورہ اشیاء میں کچھ بھی موجود نہ ہو تو کھانے، پینے کی چیزوں میں سے کسی سے بھی افطار ہو سکتا ہے اور کچھ نہ ملنے کی صورت میں افطار کی نیت کر لینا کافی ہے انگلی چوسنا اور تھوک جمع کر کے نگل جانا جہالت ہے۔ افطار کے وقت "ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ" پڑھنا مسنون ہے۔(ابوداؤد)

۳۔ قرآن کی تلاوت، ذکر واذکار، صلاۃ وصدقات بکثرت کرے۔ آپ نے فرمایا رمضان میں ذکر الٰہی کرنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے ایک روایت میں ہے تین اشخاص صائم، عادل اور مظلوم کی دعا رد نہیں کی جاتی (ابن خزیمہ، ابن حبان) آپ ﷺ دین کی سر بلندی اور امت کی ہدایت ورہنمائی میں علم، جان، مال ہر طرح کی سخاوت کیا کرتے تھے حتی کہ اس ماہ رمضان میں جبریل کی ملاقات کے وقت آپ کھلی ہوا سے بھی زیادہ فیاض و سخی ہو جاتے تھے۔

۴۔ صیام رمضان کی توفیق و تسہیل پر صائم کو شکر گزار ہونا چاہئے جو گناہوں کے کفارہ اور رفع درجات کا سبب ہے جب کہ اس کار خیر سے بہت سے لوگ رمضان آنے سے قبل ہی انتقال کر جاتے یا اپنی کمزوری یا گمراہی کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ابن رجب فرماتے ہیں صائم دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(الف) جنہوں نے دنیاوی لذتوں کو محض حصول جنت کی امید میں چھوڑا ہے انہوں نے اپنا تجارتی معاملہ ایک ایسی ذات سے کیا ہے جس کے پاس خسارہ ہو ہی نہیں سکتا جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے خوف سے جب بھی کوئی چیز چھوڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز دے گا۔(احمد) دوسری جگہ فرمایا: "رأيت رجلا من امتي يلهث عطشا كلما دنا من حوض منع وطرد فجاء ه صيام رمضان فسقاه وأرواه"

(طبرانی) میں نے ایک امتی کو دیکھا کہ وہ پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور جب حوض کے قریب پہنچتا ہے بھگادیا جاتا ہے اتنے میں اس کا صوم آتا ہے اور اس کو سیراب کرتا ہے۔

(ب) جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام دنیاوی چیزوں سے اپنے آپ کو روکے رکھا اور اپنے دل ودماغ کی حفاظت کی۔ موت وحشر کی یاد اور آخرت طلبی میں دنیاوی زینتوں کو چھوڑے رکھا دراصل ایسے شخص کی عید بروز قیامت اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور اس کے دیدار کے وقت ہو گی۔

الٰہی ہمارا باطن اپنے اخلاص سے اور عمل اپنے رسول کی اتباع سے آراستہ فرما اور ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے۔ (آمین)

بارھویں مجلس

تلاوت قرآن کی دوسری قسم (تلاوت حکمی)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! پانچویں مجلس میں یہ بات آچکی ہے کہ تلاوت قرآن کی ایک قسم تلاوت لفظی اور دوسری تلاوت حکمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق اور احکام شرعیہ کی اتباع بلکہ تمام ماموررات کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب کا نام ہے۔ دراصل نزول کا بنیادی مقصد یہی تلاوت حکمی ہی ہے فرمایا گیا "كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

(ص:۲۹) ہم نے آپ پر ایک بابرکت کتاب نازل کی ہے چاہئے کہ اہل خرد اس کی آیتوں پر غور کریں اور عبرت حاصل کریں۔

چنانچہ سلف صالحین رحمہم اللہ قرآن سیکھتے اور پورے ایمان ویقین کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے تھے حضرت ابو عبدالرحمان السلمی فرماتے ہیں قرآن پڑھانے والے اساتذہ بتایا کرتے تھے کہ حضرت عثمان، عبداللہ بن مسعود وغیرہ رسول اللہ ﷺ سے دس آیتیں سیکھ کر اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک علم وعمل دونوں نہ سیکھ لیتے اور یہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے قرآن، علم اور عمل تمام کو سیکھا ہے۔ تلاوت قرآن کی اس قسم پر ہی سعادت وشقاوت منحصر ہے۔ فرمایا: فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

(طہ: ۱۲۳، ۱۲۴) تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئی جس نے اس کی اتباع کی وہ نہ بد بخت ہو گا اور نہ گمراہ اور جس نے میرے ذکر سے انحراف کیا اس کا رزق تنگ ہو گا اور اسے ہم بروز قیامت اندھا اٹھائیں گے۔ قرآن نے ان بد نصیبوں کا نقشہ یوں کھینچا ہے أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الاعراف: ۱۷۹) یہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں یہی لوگ غفلت برتنے والے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب کی لمبی روایت آتی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک روز صلاۃ فجر کے بعد بیان فرمایا رات میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جو چت لیٹا ہوا تھا اس کے پاس دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا تھا وہ سوئے ہوئے شخص کے سر پر جونہی پتھر مارتا سر چور چور ہو جاتا اور پتھر دور جا گرتا آدمی پتھر لے کر جب تک واپس آتا اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا اس طرح اس کے ساتھ برابر ہوتا رہتا آپ نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا آگے بڑھئے پھر جبریل نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا اور پنجوقتہ صلاۃ سے لاپرواہی کرتا رہا۔ (صحیح بخاری) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قرآن بروز قیامت ایک انسان کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایسا شخص پیش کیا جائے گا جس نے قرآن سیکھا لیکن اوامر کی مخالفت کرتا رہا پھر قرآن کو اس کا فریق مخالف قرار دیا جائے گا پھر یہ اللہ تعالیٰ سے کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے ایک بدترین شخص ملا جس نے میرے حدود کو پامال کیا فرائض کو ضائع کیا معصیت کا ارتکاب کیا اور طاعت سے اجتناب کیا یہ شخص برابر اس پر حجت قائم کرتا رہے گا یہاں تک کہ حکم الٰہی ہو گا کہ اس کے معاملہ کو تم خود حل کرو قرآن اس شخص کا ہاتھ پکڑ لے گا اور چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

بھائیو! یہ قرآن اگر پہاڑ پر اتارا گیا ہوتا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا مگر افسوس کہ

اس قرآن کو سننے کے لئے کان روادار نہیں اور نہ ہی دل میں خشیت اور آنکھوں میں نمی کا شائبہ پایا جاتا ہے پھر بھی اس قرآن کو اپنے لئے سفارشی سمجھے ہوئے ہیں کیسے آپ فریق مخالف سے شفاعت کی توقع کئے ہوئے ہیں جب کہ آیات قرآنیہ سے دل میں گداز نہیں آتا، ماہ رمضان کی آمد پر بھی شقاوت کے بادل نہیں چھٹتے نوجوان خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور بوڑھے ارتکاب معاصی سے باز نہیں آتے۔

الٰہی اپنی کتاب کی صحیح تلاوت کی اور اس کے الفاظ و معانی کو قائم رکھنے اور حدود کی حفاظت کرنے کی توفیق دے اور ہماری ، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔(آمین)

تیرھویں مجلس

تلاوت قرآن کے آداب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد.

بھائیو! یہ قرآن جس کو آپ پڑھتے سنتے، حفظ کرتے اور لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کو اس نے حقیقی طور پر اپنے شایان شان خود ہی ادا کیا ہے اور جبریل پر القاء فرما کر آپ ﷺ کے قلب پر اتار دیا ہے تاکہ آپ ﷺ لوگوں کو عربی زبان میں ڈرا سکیں اس کتاب کی عظمت واہمیت مختلف انداز میں خود اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے ارشاد ہے: يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿۱۷۴﴾ (النساء: ۱۷۴) اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس برہان ودلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین اتارا ہے اور فرمایا: "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿۹﴾ "(الحجر:۹) بے شک ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: "قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿۸۸﴾ (الاسراء:۸۸) اگر تمام جن وانس اس جیسا قرآن پیش کرنے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو پیش نہیں کر سکتے گو ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کرے۔ نیز فرمایا: "لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾ (الحشر:۲۱) اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر اتارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف

سے ریزہ ریزہ ہو جاتا ہم لوگوں سے یہ مثالیں اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے متعلق فرمایا: "إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ" (الجن:۱) جنوں نے کہا ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو خیر و فلاح کی طرف رہنمائی کرتا ہے پس ہم لوگ اس پر ایمان لے آئے۔

مذکورہ اوصاف حمیدہ قرآن کی عظمت، اس کے واجب التعظیم ہونے، اس کی تلاوت کے آداب ملحوظ رکھنے اور دوران تلاوت لغویات سے دور رہنے پر دلالت کرتے ہیں ذیل میں چند آداب ذکر کئے جاتے ہیں تاکہ تلاوت قرآن کے وقت ہم ان کا پاس و لحاظ رکھیں۔

۱۔ تلاوت قرآن ایک اہم عبادت ہے اس لئے دیگر عبادات کی طرح اس میں بھی اخلاص وللّٰہیت ملحوظ رہنی چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو اللہ کی رضاجوئی کے لئے پڑھو قبل ازیں کہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو جو قرآن کو تیر کے مانند سیدھا کرنے لگے اور قرآن کی اس تلاوت سے ان کا مقصود دنیا ہو نہ کہ آخرت۔ (احمد)

۲۔ قرآن کی تلاوت خشیت الٰہی کے ساتھ معانی پر غور کرتے ہوئے اور دل و دماغ کو حاضر رکھ کر کرے کیونکہ قرآن کلام الٰہی ہے گویا تلاوت کرنے والا اللہ سے مخاطب ہے۔

۳۔ قرآن کی تلاوت پاک ہو کر کی جائے ناپاک شخص پانی پر طاقت رکھتے ہوئے غسل جنابت اور پانی نہ ہونے یا کسی عذر کی صورت میں تیمّم سے فراغت کے بعد ہی قرآن کی تلاوت کرے لیکن اگر تلاوت مقصود نہ ہو تو ذکر و دعا کے طور پر ناپاک آدمی لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ ۝ (الانبیاء:۸۷) اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران:۸) وغیرہ پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ ناپاک اور شور و غل کی جگہوں پر قرآن نہ پڑھا جائے ورنہ قرآن کی توہین ہو گی۔

۵۔ تلاوت کا ارادہ کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہئے پھر اگر تلاوت درمیان سورت سے ہو بسم اللہ نہ پڑھے ہاں سورہ توبہ کے علاوہ اگر تلاوت سورت کی ابتداء سے ہو تو بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھ لینا چاہئے۔

۶۔ قرآن کی تلات ترنم اور اچھی آواز سے کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ مغرب میں سورہ طور پڑھ رہے تھے میں نے آپ سے اچھی قرأت اور اچھی آواز کسی کی نہیں سنی۔(بخاری و مسلم)

البتہ اگر وہاں کوئی شخص صلاۃ ادا کر رہا ہو یا سویا ہوا ہو اور باآواز بلند پڑھنے سے تشویش ہوتی ہو تو آہستہ پڑھے آپ ﷺ نے ایک گروہ سے فرمایا تم میں سے ہر ایک اللہ سے سرگوشی کر رہا ہے لہٰذا قرآن اونچی آواز میں پڑھ کر کوئی دوسرے کو خلل میں نہ ڈالے۔

۷۔ قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے آپ کی قرأت سے متعلق حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔(احمد ابوداود، ترمذی)

۸۔ دوران تلاوت آیت سجدہ پر پہنچ کر باوضو حالت میں سجدہ کرنا چاہئے خواہ دن میں ہو یا رات میں اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور سبحان ربی الاعلی اور دیگر دعا پڑھے[1] پھر سجدہ سے بغیر تکبیر و سلام سر اٹھالے البتہ اگر یہ سجدہ اثناء صلاۃ میں ہو تو سجدہ جاتے وقت اور قیام کرتے وقت اللہ اکبر کہے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ہر خفض و رفع (اٹھتے گرتے) میں اللہ اکبر کہتے تھے۔(مسلم)

الٰہی ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بخش دے۔(آمین)

---

[1] سجدۂ تلاوت کی دعائیں یہ ہیں:(۱)"سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ"(۲) اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْراً وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْراً وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْراً وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ"

چودھویں مجلس

صوم ختم کر دینے والی چیزیں

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد۔

بھائیو! اس مجلس میں ان اشیاء کا تذکرہ ہوگا جن سے صوم ختم ہو جاتا ہے وہ سات ہیں جو ذیل میں مذکور ہیں۔

۱۔ جماع سے صائم کا صوم ٹوٹ جائے گا خواہ واجب ہو یا نفل اگر مجامعت رمضان کے دن میں ہوئی ہے تو قضا کے ساتھ کفارہ دینا ہوگا خواہ یہ کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنے کی شکل میں ہو یا اس کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں مسلسل دو ماہ صوم رکھنے کی صورت میں ہو اگر مسلسل دو ماہ صوم رکھنے کی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکین میں سے ہر ایک کو آدھا کلو دس گرام عمدہ گیہوں دینے کی صورت ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے اس صحابی کو حکم دیا تھا جس نے رمضان میں بیوی سے ہمبستری کر لی تھی اور پھر آپ سے فتویٰ طلب کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ منی کو قصداً خارج کرنا خواہ بوسہ دینے اور پکڑنے اور چھونے سے ہو یا مشت زنی سے کیونکہ اس طرح کی شہوت سے اجتناب رکھے بغیر صوم ہوگا ہی نہیں جیسا کہ حدیث قدسی ہے: میرے بندے نے کھانا پینا اور خواہشات میری وجہ سے ترک کیا ہے۔ (بخاری) اگر بوسہ و لمس سے انزال منی نہ ہو تو صوم باقی رہے گا جیسا کہ حضرت عائشہ مرفوعاً بیان کرتی ہیں آپ ﷺ صوم کی حالت میں بوسہ دینے (کپڑے کے اوپر سے) مباشرت کرتے تھے لیکن آپ ﷺ اپنی

نفسانی خواہش پر زیادہ قدرت رکھتے تھے۔(بخاری و مسلم) اگر بوسہ وغیرہ سے انزال منی یا جماع کا خدشہ ہو تو سدذریعہ اور صوم کو فساد سے بچانے کے لئے بوسہ وغیرہ صائم کے لئے حرام ہے۔ جیسا کہ وضو کرنے والے کو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنے سے منع واجب ہے تا کہ پانی پیٹ میں نہ پہنچ جائے اور صوم کو باطل کردے۔ البتہ اگر خروج منی احتلام یا صرف تخیل اور تصور کرنے کی وجہ سے ہو تو یہ شرعاً معاف ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خواطر نفس (جی میں سوچنے) کو معاف کردیا۔ گرفت اس پر ہے کہ عملاً کر گزرے یا زبان سے ادا کردے۔

۳۔ کھانے پینے سے بھی صوم باطل ہو جائے گا فرمایا گیا۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (البقرہ:۱۸۷) کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تاریکی سے صبح کی سفیدی نمودار ہو جائے پھر رات تک صوم مکمل کرو۔

واضح رہے کہ ناک میں دواڈالنا کھانے پینے کی طرح ہے لقیط بن صبرہ کو آپ ﷺ نے کہا اگر صوم سے نہ رہو تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو۔(بخاری، مسلم، نسائی) البتہ خوشبو سونگھنے سے صوم ختم نہ ہوگا کیونکہ خوشبو مجسم چیز نہیں ہے جو پیٹ میں داخل ہو سکے۔

۴۔ وہ چیزیں بھی مفطر صوم ہیں جو کھانے، پینے کے مقام ودرجہ میں ہیں وہ دو طرح کی ہو سکتی ہیں۔

(الف) صائم کی کمزوری ونقاہت کی وجہ سے خون چڑھایا جائے تو اس سے صوم ٹوٹ جائے گا کیونکہ دواؤں سے اصل مقصود خون ہے۔ اور یہ خون چڑھانے سے حاصل ہوگا۔

(ب) طاقت بخش انجکشن بھی صوم کو توڑ دیتا ہے اس لئے کہ یہ کھانے پینے

کے درجہ میں ہے البتہ غیر طاقت بخش انجکشن خواہ گوشت میں دیا جائے یا رگوں میں اور گو اس کی حرارت حلق میں محسوس ہی کیوں نہ ہو یہ مفسد صوم نہ ہو گا۔

۵۔ پچھنا لگوانا بھی صوم توڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنا لگانے والا اور لگوانے والا دونوں اپنا صوم توڑ دیں۔ (احمد، ابوداؤد) پچھنا کے حکم میں رگ کھلوانا وغیرہ ہے جن کی تاثیر بدن پر پچھنا کی سی ہوتی ہے۔ بنابریں واجب صوم رکھنے والا شخص غیر اضطراری حالت میں اپنے خون کا ہدیہ نہ کرے صرف اضطراری صورت میں کرے۔ اور اس روز افطار کر لے اور پھر اس کی قضا کر لے علاوہ ازیں نکسیر ٹوٹنے یا کھانسی سے خون نکلنے یا بواسیر یا انجکشن وغیرہ سے خون نکلنے پر صوم نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ نہ تو پچھنا لگانا ہے اور نہ ہی اس کا اثر بدن پر پچھنا جیسا ہوتا ہے۔

۶۔ قصداً قے کرنے سے صوم ٹوٹ جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا جس پر قے غالب آجائے اس کو قضا نہیں ہے۔ البتہ جس نے قصداً قے کیا ہو اس پر صوم کا قضاء ہو گا۔ (ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

۷۔ حیض و نفاس کا آنا بھی ناقض صوم ہے آپ نے فرمایا کیا عورت ایام حیض میں صلاۃ و صوم ترک نہیں کر دیتی ہے۔

اگر حیض و نفاس کا خون دن کے کسی حصہ میں حتیٰ کہ غروب آفتاب سے کچھ پہلے نظر آجائے تو صوم فاسد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خون اترنے کا احساس ہو لیکن سورج ڈوبنے کے بعد خارج ہو تو اس دن کا صوم صحیح ہو گا۔

صائم پر یہ مذکورہ نواقض صوم بغیر عذر شرعی حرام ہے بشرطیکہ صوم وجوبی ہو خواہ صوم رمضان ہو یا صوم کفارہ و نذر لیکن اگر صوم غیر واجب ہو تو اگرچہ پورا کرنا افضل ہے لیکن بلا عذر توڑا جا سکتا ہے۔

الٰہی! ہمیں وقت کی قدر کرنے اور اس کو عمل صالح میں مشغول رکھنے کی توفیق مرحمت فرما۔ الٰہی! ہمیں اپنے نبی کی شفاعت اور حوض کوثر پر پہنچنے اور سیراب ہونے کی توفیق دے۔ (آمین)